SYNOPSIS FOR Ph.D RESEARCH

خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی تحقیق

معراج احمد معراج؛فن وشخصیت

MERAJ AHMAD MERA ; FUN WO SHAKHSIYAT

BINOD BIHARI MAHTO KOYALANCHAL UNIVERSITY, DHANBAD

بنود بہاری مہتو کوئلانچل یونیورسیٹی، دھنباد(جھارکھنڈ)

INTRODUCTION (تعارف)

مغربی بنگال میں۸۰ دہائی کے بعد جن شعراء نے اپنی فنی وفکری صلاحیت کے بل بوتے پر دنیائے شعروادب میں اپنی ایک منفرداور قابل رشک شناخت بنائی، ان میں ایک نمایاں نام معراج احمد معراج کا ہے۔معراج احمد معراج کی شاعری کی دھوم صرف بنگال تک ہی محدودنہیں رہی بلکہ وہ اس ریاست کی سرحد کے پار ملک اور پھر برِّصغیر میں بھی ہوئی۔اس شہرت و ناموری کی خاص وجہ ان کی تخلیقات کا تواتر سے شائع ہونا ہے۔ان کی غزلیں ملک و بیرونِ ملک کے رسائل و جرائد میں اکثر شائع ہوتیں رہی۔ان کی شعری تخلیقات کی اشاعت جن رسائل و جرائد میں ہوئیں ان کے نام یوں ہیں ؛ شاعر (بمبئی)،اسباب (پونے)،صحافت (بمبئی)،ایوانِ اردو (دہلی)،بچوں کی دنیا(دہلی)،فنون (اورنگ آباد)،فیصل (دہلی) ،تعمیر (ہریانہ)،تمثیل (بھوپال)، پروازِ ادب (پٹیالہ)، رنگ (دھنباد)، کاروانِ ادب (بھوپال)،تمثیلِ نو (دربھنگہ)، کوہسار (بھاگلپور)، روحِ ادب (کلکتہ)، پالیکا سماچار (دہلی)، شمع (دہلی)، بیسویں صدی (دہلی)، زریں شعائیں (بنگلور)،گلبن (الہ آباد)، مژگاں (کلکتہ)، آجکل (دہلی)، فروغِ ادب (اڑیسہ)،محرک (آسنسول)،صدائے اردو (آسنسول)، روشنائی (کراچی)، بادبان (لاہور)، پرواز (لندن)، وغیرہ۔مزکورہ رسائل وجرائد کے علاوہ کلکتہ، پٹنہ، رانچی، آسنسول کے اخبارات کے ادبی اڈیشن میں بھی آج تک ان کی تخلیقات کی اشاعت جاری و ساری ہے۔

معراج احمد معراج بہ یک وقت کئی اصنافِ سخن پر قدرت رکھتے ہیں۔حمد،نعت،مناجات،غزل،نظم،رباعی،قطعہ،دوہا ، کہمکرنی، ریختی،قصیدہ وغیرہ،لیکن ان کا اصل میدان غزل ہی ہے۔انہوں نے نثر نگاری میں بھی ایک بلند مقام حاصل کیا ہے۔معراج احمد معراج کی تصنیفات بھی تقریباً ۱۴ ہیں،جن کے تعلق سے گفتگوآگے ہوگی۔

شخصی آئینہ

۱۹۶۶ء کے جنوری کے دسویں تاریخ کو سرزمین موسیٰ بنی مائنس،ضلع سنگھ بھوم (موجودہ جھارکھنڈ) کے گھر پر معراج نام کا ایک بچہ محمد نظام الدین اور صالحہ خاتون کے آنگن میں پیدا ہوا۔ پورا گھر آنگن اس نومولود ستارے کی آمد سے چمک اٹھا۔کیونکہ یہ ان کے آنگن کا پہلا ستارہ تھا۔حالانکہ اس کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ اور بچے انکے یہاں پیدا ہوئے مگر معراج صاحب اپنی تابناکی سے نہ صرف اپنے والدین کے نسلی چراغ کو روشن کیا بلکہ اپنی شہرہ آفاق کاوشوں سے ادب

کے دامن کو بھی منور کر دیا۔

موصوف کے آباواجداد جگدیش پور، آرا (بہار) کے باشندہ تھے۔ان کے دادا موسیٰ بنی مائنس میں مقام پزیر تھے، والد بزرگوار کو نوکری کے زیر اثر موسیٰ بنی مائنس سے ہجرت کر کے کلٹی آنا پڑا، اور انہیں کلٹی کی (IISCO) Factory میں ملازمت ملی۔ لہٰذا موصوف بھی اپنے والدین کے ہمراہ سرزمین کلٹی میں رہائش پزیر ہوئے۔اس طرح معراج احمد معراج نے ابتدائی تعلیم کیندواہائی اسکول کلٹی سے حاصل کی اور وہیں سے ۱۹۸۱ء میں میٹریکولیشن امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔۱۹۸۳ء میں چندر پورہ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا جو موصوف کا نانیہال تھا۔ بعدازاں ۱۹۸۶ء میں بی۔ایس۔کے کالج مائتھن (جھارکھنڈ) سے گریجویشن کر کے ملازم بن گئے۔تا دمِ تحریر وہ چترنجن لوکوموٹیو ورکس میں ملازمت کر رہے ہیں، ملازمت ہی کے دوران یعنی ۱۹۸۸ء میں انا ملائے یونیورسٹی (تمل ناڈو) سے انہوں نے ایم۔اے (انگریزی) کا امتحان بھی پاس کیا۔

معراج احمد معراج چترنجن ریل انجن کارخانہ (CLW) میں ملازمت کرتے ہیں۔ یہ انجمن ترقی اردو ہندی (شاخ کلٹی) کے ایک پرانے رکن بھی ہیں۔انجمن کے پرچم تلے انہوں نے اپنے دیگر کارکنان کی مدد سے بڑی ادبی و تعلیم و ثقافتی تقریبات منقد کی ہیں۔

شرفِ تلمذ : معراج احمد معراؔج نے شروع میں اپنے کلام پر اصلاح کلٹی کے ایک کہنہ مشق شاعر صابر اجمیری سے لی۔کچھ تخلیقات رانی گنج کے استاد شاعر رونق نعیم کو بھی دکھائیں۔کچھ عرصے تک ظہیر غازی پوری سے بھی مشورۂ سخن کیا۔بعد میں جب انہوں نے **ذاکٹر عنوان چشتی** سے شرفِ تلمذ حاصل کیا تو انکی شاعری کا مزاج ہی بدل گیا۔ان کے مفید مشوروں نے موصوف کی شاعری کو بلند پرواز عطا کردی۔لیکن ان کی بدنصیبی کہ وہ اپنے استاد سے زیادہ دنوں تک استفادہ حاصل نہیں کرسکے کیونکہ چند برسوں کے بعد ہی ذاکٹر عنوان چشتی کا انتقال ہو گیا۔آج اپنی علمیت، کتابوں کے مطالعے، اساتذہ کے بتائے ہوئے اصولوں اور جدید ادبی و علمی رجحانات کو اپنا رہنما بنا کر شاعری کر رہے ہیں۔

معراج احمد معراج کی غزلیہ شاعری

معراج احمد معراج شاعری کو زندگی سے جوڑنے کا عمل سمجھتے ہیں، اسی لئے انہوں نے اپنی شاعرانہ گفتگو میں زندگی کی قدروں کو اپنا کر ایسے چراغ روشن کیے ہیں جن سے معنویت کے اعتبار سے جدید لیکن بظاہر صالح روایات کی شعاعیں پھوٹ رہی ہی۔۔عام طور پر بولے جانے والے روزمرہ کے تراکیبی الفاظ جن کو غیر غزلیہ اور عامیانہ کہکر بزمِ غزل سے باہر رکھا گیا تھا، معراج نے بڑی سادگی اور ہنرمندی سے غزل میں اپنا کر شاعری کو نئی تراکیب دینے کی کوشش کی ہے۔میکاؤلے کا نظریہ ہے کہ ''شاعری وہ فن ہے جو الفاظ کو ایسی ترتیب دے کہ تخیل میں ایک طرح سراب کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔جیسے مصور رنگ کے استعمال سے اپنے مقصد کا اظہار کرتا ہے اسی طرح شاعری الفاظ کو بروئے کار لا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے''۔معراج کی شاعری کا انداز نہایت سلیس، عام فہم، سادہ مگر دلکش ہے۔غزل سے انکی طبیعت

مناسبت اور ذہنی لگاؤ ہے۔ وہ قارئین پر تشبیہات کا زیادہ بارِگراں لادنے اور ترکیبوں کی ثقالت کے قائل نہیں ہیں۔ انکا شعری انداز سراپا آمد ہے۔ یہ شعر دیکھئے، کتنی سادگی سے حقیقت بیان کی گئی ہے۔

یہ تجربے کی بات ہے مانو کہ نہ مانو
جب وقت پڑے چاہنے والے نہیں ملتے

انہوں نے اپنی شاعری میں فن کی عظمت وانفرادیت کو پیش کیا ہے۔ زبان کی صفائی انکی شاعری کا خاص وصف ہے، اردو فارسی کے الفاظ کو بہت خوبصورتی سے استعمال کرتے ہیں۔ داؔغ دہلوی کے دور سے جو لفظیات وتراکیب مستعمل ہیں ان سے انہوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے مروجہ الفاظ وتراکیب کو نیا مفہوم دیا ہے، نئی قدریں بخشی ہیں۔

☆ وہ عشق کا کمال تھا یا کوئی معجزہ
گل حلقۂ شرار سے باہر نکل گیا

☆ عمر کی آخری منزل پر عشق
محترم آپ تو حد کرتے ہیں

☆ دیکھی نہ کبھی میں نے شکن اس کی جبیں پر
شعلوں میں جلا کرتا ہے آرام سے سورج

معراج احمد معراج نئی نسل کے نمائندہ شاعر ہیں۔ انہوں نے حقیقی مشاہدات اور سچے تجربات کی روشنی میں معاشرے کی زبوں حالی، سفاکی، پرقہ پرستی، قتل وغارت گری کے مناظر کو اپنی شاعری میں بیان کر دیا ہے۔ خداخانوں اور خانقاہوں میں روحانی سکون کو تلاش کرتے ہیں۔ بندہ جب اپنی ذات کو قادرِ مطلق کی ذاتِ حقیقی میں فنا کر دیتا ہے تو اسے حقیقی عرفان حاصل ہوتا ہے۔ اس کے سامنے حقائق ومعانی کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ انسان کا نصب العین زندگی کا عرفان ہے، اس کی تسخیر ہے۔ معراؔج احمد نے اس موضوع کو اپنے شعر میں بڑی خوبصورتی سے ڈھالا ہے۔

ابھی حیات کا عرفان ہونے والا تھا
کسی کے پاؤں کی آہٹ سے دھیان ٹوٹ گیا

موصوف کی پہلی غزل ۱۵ مارچ ۱۹۸۷ء کو روز نامہ ''اقرا'' (کلکتہ) میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد تو گویا بتدریج یہ سلسلہ چلتا رہا اور ترقی کے زینے کو عبور کرتا رہا۔ ۱۹۹۰ء میں رسالہ '' ایوانِ اردو'' میں بھی ایک غزل شائع ہوئی تو ان کے دل میں اعتماد کی شمع روشن ہوئی۔ غزل کا مطلع کچھ اس طرح ہے؛

حسن کی سرپھری پروائی سے ڈر لگتا ہے
اک جواں پیڑ ہوں تنہائی سے ڈر لگتا ہے

معراج احمد معراج کے استاذ محترم ڈاکٹر عنوان چشتی (دہلی) نے موصوف کی شاعری کے تعلق سے مجموعۂ کلام ''

تسخیرِ حرف''میں اپنی رائے دیتے ہوئے لکھا ہے ؛ ''معراج نے اپنی غزلوں کے مجموعے''تسخیرِ حرف''میں صدیوں کی پختہ اور آزمودہ زبان میں شاعری کی ہے۔ ان کے شعروں میں شہر اور گاؤں کا عکس ہے۔ اشعار ملاحظہ ہو ؛

☆ ہوا کچھ ایسی چلی بن گئے سبھی وحشی
ہمارے گانؤں کا ہر شخص بھولا بھالا تھا

☆ ہمارے گاؤں کا ماحول صاف ستھرا تھا
ہوائیں شہر سے آئیں تو زہر اگلنے لگیں

☆ یہ میرے شہر کا انداز خیر مقدم ہے
کوئی جو مار دے پتھر تو آہ مت کرنا

معرآج کیلئے دنیا صرف ایک آئینہ نہیں جس کے وسیلے سے عام ذہن کا شاعر کائنات کی نیرنگیوں کا نظارہ کرتے ہیں بلکہ دنیا وسیع تر کائنات کے جزو کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔اس لئے انہوں نے دنیا کو محض دیکھا ہی نہیں بلکہ سونگھا، چکھا اور چھوا بھی ہے''۔

اک لفظِ زندگی کو سمجھنے کے واسطے
گزری ہے میری عمر کتابوں کے درمیاں

ڈاکٹر علیم اللہ حالی نے معراج کی غزلیہ شاعری کے متعلق بڑی بات کہی ہے؛

''معراج احمد معراج کی غزلیہ شاعری میں سب سے اہم اور قابلِ ذکر عنصر ان کا سادہ لہجہ ہے۔ وہ روایتی اندازِ اسلوب سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ انہوں نے شعری آرائش کی بھی فکر نہیں کی، انکا بے تکلف انداز ایک نئے لہجے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ موضوعاتی سطح پر اپنے عہد کی عیاری کو بے نقاب کرتے ہیں۔ تکلف، صناعی اور او تمام کے بغیر ان کی شاعری عام حساس انسانوں کے ذہنوں کی ترجمانی کرتی ہے۔ صناعی کے بغیر سادہ اظہار میں تخلیقی حسن کا اہتمام ایک خاص ہنر مندی سے منسوب ہے۔ معراج احمد معراج کی شاعری میں اس نوع کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اس تصور کی تائید کرتے ہیں ؛ (مینارِ فکر و فن، ص ٦٥)

معراج احمد معراج نے اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی، ہندی اور فارسی کی بھی تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ بنگلہ پڑھنے اور بولنے پر بھی کچھ حد تک قدرت رکھتے ہیں۔

معراج احمد معراج کی پہلی غزل کی اشاعت ''معراج مضروب'' کے نام سے فلم اڈوانس میں ١٩٨٦ء میں ہوئی۔ وہ پہلے مضروبؔ تخلص سے ہی لکھ رہے تھے لیکن پھر ایک عالم کے مشورے کی تکمیل کرتے ہوئے انہوں نے اپنا تخلص معرآج کر لیا۔ خود معراج احمد معراج اپنے شعری سفر کے تعلق سے اپنے مجموعۂ غزلیات'' دفینہ پہاڑ'' کی ابتدا میں فرماتے ہیں ؛

'' ۱۹۸۵ء سے لیکر آج تک میری غزلیہ شاعری نے مسلسل ایک لمبا سفر طے کیا ہے اور اس سفر کے دوران میری فکری وجدان کے عروج وزوال کا جائزہ لیا جا سکتا ہے، ویسے میں نے خود محسوس کیا ہے کہ رفتہ رفتہ میری غزلوں کی فکر کا کینوس کافی وسیع وعریض ہو ہے۔'' (دفینہ پہاڑ کا؛ص ۶)

کولکاتا آل انڈیا ریڈیو میں انہوں نے پہلی بار ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء میں غزل پڑھی جو کافی داد وتحسین سے نوازی گئی، اس غزل کا پہلا شعر ملاحظہ ہو :

حسن کی سر پھری پروائی سے ڈر لگتا ہے
اک جواں پیڑ ہوں تنہائی سے ڈر لگتا ہے

اس کے بعد انہوں نے کولکاتا دوردرشن میں پہلی بار ۸ جولائی ۲۰۰۳ء میں اپنی غزل پڑھی جو بہت کامیاب رہی، اس غزل کے دو اشعار ملاحظہ کریں :

کیا منزل مقصود تلک جائے گا رستہ
یا چل کے ذرا دو رہی تھک جائے گا رستہ
ڈر ہے کہ کہیں تیز نہ ہو جائیں ہوائیں
گر ریت اڑے گی تو بھٹک جائے گا رستہ

'' تسخیر حرف'' معراج احمد معراج کی غزلوں کا پہلا مجموعہ ہے جس کی اشاعت ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔ یہ کتاب ۱۱۳ صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب کی ابتدا میں دو حمد اور ایک نعت جلوہ گر ہیں۔ اس کتاب میں شامل حمد ونعت کے متعلق آل احمد سرور کے ایک خط سے ماخوذ یہ قول دیکھئے:

'' تسخیر حرف (مجموعہ غزلیات) کی ترسیل کے لئے شکریہ انشاءاللہ اسے اطمنان سے پڑھوں گا۔ کتاب کی ابتدا میں شامل حمد ونعت کی قرأت سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ کی فکر تازہ کار اور شاداب ہے۔'' (پروفیسر آل احمد سرور کے ایک خط سے ماخوذ)

PROBLEM TO BE INVESTIGATED (مسائل جس کی تحقیق کی جانی ہے)

معراج احمد معراج کے فکر وفن اور ان کی شعری جہات کو یکجا کرنا کوئی آسان کام نہیں، کیونکہ ان کی کئی کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ انہوں نے کئی اصناف شاعری اور اصنافِ نثر پر اپنے فن کا لوہا اہلِ علم وادب سے منوایا ہے۔ لہذا یہ تحقیق کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے جو بھی شعری یا نثری فن پارے اردو دنیا کو دیے، اس کے پیچھے کون کون سے محرکات تھے۔ دراصل ان کی شاعری کی اصل محرک ان کے معاصر سماجی حالات ہیں۔ انہوں نے سماج کی آئینہ داری اپنے شعروں میں کی ہے اور نثر میں اپنے مشاہدات کی روشنی میں بہت سے اکابرینِ فن اور تصانیف پر تنقیدی وتبصراتی مضامین رقم کیے ہیں۔

OBJECTIBE OF THE RESEARCH (تحقیق کا مقصد)

کوئی بھی تحقیق مقصد کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ ہر تحقیق سے وابستہ مقصدیت ہوتی ہے۔ معراج احمد معراج کے شعری وادبی نگارشات کی تحقیق، ان سے وابستہ مخفی رموز، ان کے محرکات ونظریات، شعری اصناف کی مبادیات، یہ سب ایسے ہیں جنہیں روشنی میں لانے کیلئے تحقیق کی جاتی ہے۔ معراج احمد معراج نے شاعری کے رموز کو سمجھا ہے، اسکی مبادیات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے تب جا کر آج انہوں نے ادب کی دنیا میں ایک منفرد اور اعلیٰ مقام حاصل کیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد بھی معراج احمد معراج کی فکری، فنی، علمی جہات اور آگہی کو زیادہ سے زیادہ روشن کرنا ہے، اور اس تحقیق سے میرے خیال میں اردو ادب کے خزانے میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا۔

TOOLS TO BE USED (تحقیق میں استعمال ہونے والے آلات)

معراج احمد معراج فن وشخصیت کو سمجھنے کیلئے یہ مقالہ ان لوازمات کا احاطہ کرتا ہے جن کے ذریعہ ان کی شخصیت اور ان کے فن کی بھرپور عکاسی ہو سکے۔ اسکے لئے مختلف لائبریریوں سے متعلقہ کتابیات کا مطالعہ کیا جائے گا۔ ان رسائل کے حصول ضروری ہوگی جن میں انکی تخلیقات شائع ہیں۔ انکی تمام تصنیفات کا بغور مطالہ بھی لازمی ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی زندگی کے مخفی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کیلئے ان کے خاندان کے لوگوں سے، نفیس دوستوں سے ملاقات فائدہ مند ہوگی۔ ان کے شہر کے لوگوں سے ان کے بارے میں معلومات خاصل کرنا بھی ایک ضروری کام ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے معاصرین سے بھی ان کی شخصیت اور ان کے فکر وفن کے متعلق مباحثے اور مکالمے کو فوقیت دی جائے گی۔ یہی سب لوازمات تحقیق میں بہت معاون ہوں گے۔

SIGNIFICANCE (اہمیت)

تحقیق کی اہمیت اسی وقت مسلم ہوتی ہے جب محنت اور ایمانداری سے کی جائے۔ بغیر تعصب اور غیر جانب داری سے مقالہ لکھنا ایک احسن کام ہے اور میرا لائحہ عمل یہی رہے گا۔ چونکہ معراج احمد معراج دورِ حاضر کے ایک اہم قلمکار ہیں اور صرف بنگال ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں انکی شاعری اور نثر پڑھی جاتی ہے، اسلئے ان پر تحقیق کرنا ایک اہم کام ہوگا، اور اس کی اہمیت ہمیشہ مسلم اور مقدم رہے گی۔ ان پر تحقیق اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کی جائے پیدائش موسیٰ بنی مائنس میں ہوئی جو جھارکھنڈ کا ایک معدنیاتی علاقہ ہے۔ الیاس احمد الیاس کی فائر ایریا کی طرح معراج احمد معراج کی شاعری میں زندگی کی آئینہ داری ہے اور معاشرے کی عکاسی ہے اس لئے ان پر تحقیق کرنا بہت اہم ہے، ان کے فن پاروں کے مطالعے سے ان کے معاصر سماج کی تاریخ اور تصویر کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔

HYPOTHESIS (مفروضہ)

معراج احمد معراج کا ادب میں کیا مقام ہے اور کیا متعین کیا جائے گا، اسے واضح کرنا میرا مقصد ہے۔ جس طرح سے معراج احمد معراج نے ادب میں کام کیا ہے اور جتنا کام کیا ہے اس کے تناظر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ ایک بڑے قلم کار کی حیثیت سے ساری دنیا میں اپنی ایک منفرد شناخت قائم کر لینگے۔ چونکہ ان پر ابھی تک میری جان کاری میں کوئی تحقیق ہوا نہیں ہے۔ اسلئے اس تحقیق سے آنے والی نسلوں کو بہت فائدہ ہوگا، وہ معراج احمد معراج کے فکر وفن کو سمجھنے میں اس تھیسس سے مدد لے سکینگے۔

RESEARCH METHODOLOGY (تحقیق کے طریقہ کار)

تحقیق کا طریقہ کار یہ ہے کہ انکی علمی، فکری وادبی تمام محاسن کا بغور مطالعہ کروں گا۔ ان کے فکر وفن پر انتقادی نگاہ بھی ڈالونگا۔ انکی کتابوں کو باریک بینی سے مطالعہ کرونگا۔ موصوف پر لکھے گئے مثبت اور منفی دونوں طرح کے مضامین سے استفادہ کرونگا اور انکی روشنی میں معراج احمد معراج کے فن وشخصیت کو پرکھنے کی کوشش کرونگا۔ اس کے بعد اپنے نظریات کو صفحہء قرطاس پر تجزیاتی مطالعہ پیش کرونگا۔ ایک سوالنامہ بنا کر اردو ادب کے مشاہیر سے ان کے متعلق انٹریوں لیا جائے گا۔

TENTATIVE CHAPTERIZATION (عارضی ابواب)

میرے تحقیقی مقالے کا عنوان : ''معراج احمد معراج؛ فن وشخصیت'' ہے جو درجِ ذیل ابواب پر مشتمل ہوگا؛

۱۔ بابِ اول۔ معراج احمد معراج؛ سوانحی کوائف

۲۔ باب دوئم۔ معراج احمد معراج کی شعری خدمات

(الف) غزلیہ شاعری (ب) نظمیہ شاعری

۳۔ باب سوم۔ معراج احمد معراج کی نثری خدمات

(الف) تنقید (ب) تحقیق (ج) صحافت

۴۔ باب چہارم۔ معراج احمد معراج اور ادبِ اطفال

(الف) شعری (ب) نثری

۵۔ باب پنجم۔ معاصر فنکاروں میں معراج احمد معراج کا مقام

۶۔ حاصل مطالعہ

Synopsis For Ph.d Research

Topic (Mauzoo) : MERAJ AHMAD MERAJ : FUN WO SHAKHSIYAT

(Contants (Dibacha) :

Chapter-1 (Bab-e-Auwwal) : Meraj Ahmad Meraj ; Sawanahi Kawaif

Chapter-2 (Bab-e-Dom) : Meraj Ahmad Meraj ki Shairi Khidmaat

(A) Ghazaliya Shaiyeri (B) Nazmiya Shaiyeri

Chapter-3 (Bab-e-Som) : Meraj Ahmad Meraj ki Nasri Khidmaat

(A) Tanqeed (B) Tahqeeq (C) Sahafat

Chapter-4 (Bab-e-Chaharram) : Meraj Ahmad Meraj aur Adbe Atfaal

Chapter-5 : (Bab-e-Panjam) : Muasir Fankaron me Meraj Ahmad Meraj ka Muqaam

Hasil e Moutalea :

References (Kitabyat) :

SUPERVISOR
DR. ABDUL MATIN
ASSISTANT PROFESSOR
DEPT. OF URDU
BBMKU , DHANBAD

RESEARCHER
MD. ILYAS ANSARI
DEPT. OF URDU
BBMKU , DHANBAD

کتابیات

نام کتب　ناشر　سال اشاعت　طباعت

(۱) تسخیرِ حرف (غزلیات) معراج احمد معراج ۲۰۰۱ انشاء پبلی کیشنز

(۲) حرف حرف آئینہ (تحقیق، تنقیدی، تبصراتی مضامین) معراج احمد معراج ۲۰۰۷ مغربی بنگال اردو اکادمی

(۳) دفینہ پہاڑ کا (غزلیات) معراج احمد معراج ۲۰۱۶ (مغربی بنگال اردو اکادمی)

(۴) حرف حرف کائنات (تحقیق، تنقیدی، تبصراتی مضامین) 2018 (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس نئی دہلی)

(۵) گوشۂ معراج احمد معراج (ساٹھواں شمارہ، مدیر شان بھارتی) ۳۰۱۶ (رنگ، دھنباد)

(۶) دفینہ پہاڑ کا (غزلیات) معراج احمد معراج ۲۰۱۷ (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی)

(۷) کل آج اور کل (ایک خصوصی تجزیاتی شمارہ، مدیر، افتخار صدیقی) ستمبر ۲۰۰۱ء (ماہنامہ شاعر ممبئی)

(۸) لفظوں کا کاروبار (تحقیقی و تنقیدی مضامین) معراج احمد معراج ۲۰۰۹ (رنگ پبلیکیشن، دھنباد)

(۹) منزل شوق (مجموعہ غزلیات) معراج احمد معراج ۲۰۰۶ (مژگاں پبلیکیشن، کلکتہ)

(۱۰) حرف حرف اعتبار (غزلیات) معراج احمد معراج 2019 (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی)

(۱۱) دوہا لہجہ (ہندی، غزلوں کا مجموعہ) معراج احمد معراج ۲۰۱۳ (ادبی دنیا پبلیکیشنز، جئے پور، راجستھان)

(۱۲) مینار فن؛ معراج احمد معراج شاذیہ فخر، ریسرچ اسکالر 2021 (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی)

(۱۳) خود آشنائی (منظومات) معراج احمد معراج 2015 (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی)

(۱۴) صدائے روح (نعتیہ کلام) معراج احمد معراج ۲۰۱۴ (ادبی دنیا پبلیکیشنز، جئے پور، راجستھان)

(۱۵) سورج چاند ستارہ پھول (ادبِ اطفال) معراج احمد معراج 2019 (مغربی بنگال اردو اکادمی)

(۱۶) تفہیم و تقلید ڈاکٹر عاصم شہنواز شبلی 2015 (اثبات و نفی پبلیکیشن، کلکتہ)

(۱۷) ارمغانِ ادب ڈاکٹر عمر غزالی ۲۰۱۶ (مغربی بنگال اردو اکادمی)

(۱۸) چہار عالم (مجموعۂ رباعیات) معراج احمد معراج 2021 (مرکزی پبلیکیشن، نئی دہلی)

(۱۹) معراجِ سخن (غزلوں کا دیوان) معراج احمد معراج ۲۰۲۳ (مرکزی پبلیکیشن، نئی دہلی)

(۲۰) غزل نامہ معراج احمد معراج (کلاسیکی و عصری شعر و ادب کا ترجمان) کتابی سلسلہ ۱ تا ۵

(۲۱) تعارف نامہ (کتابی سلسلہ ۶) محمد الیاس انصاری اگست 2019 تا جنوری 2020 (ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، نئی دہلی)

(۲۲) اردو کے دیگر کتب، رسائل و جرائد

ثانوی ماخذ

(۱) اردو غزل	محمد حسین خاں
(۲) غزل اور مطالۂ غزل	عبادت بریلوی
(۳) غزل اور متغزلین	ابواللیث صدیقی
(۴) اصول انتقادِ ادبیات	سید عابد علی عابد
(۵) بحرالفصاحت	نجم الغنی
(۶) اردو شاعری میں صنائع وبدائع	رحمت یوسف زئی
(۷) جدید اردو تنقید، اصول ونظریات	شارب رودلوی
(۸) اردو تنقید کی تاریخ	مسیح الزماں
(۹) اصول انتقادِ ادبیات	سید عابد علی عابد
(۱۰) شعرائے اردو تذکرے	سید عبداللہ
(۱۱) اردو تنقید کا ارتقا	عبادت بریلوی
(۱۲) فن تنقید اور تنقیدی مضامین	پروفیسر نجم الہدیٰ